فصل 18

# کفار کے تہوار.. اور حدیث ابوہریرہؓ وحذیفہؓ



عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه أَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: **نَحْنُ الآخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، بَیْدَ أَنَّهُمْ أُوْتُوْا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا، وَأُوْتِیْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ ثُمَّ هٰذَا یَوْمُهُمُ الَّذِیْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ، فَاخْتَلَفُوْا فِیْهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهٗ، فَالنَّاسُ لَنَا فِیْهِ تَبَعٌ: الْیَهُوْدُ غَداً وَالنَّصَارٰی بَعْدَ غَدٍ.**

(متفق علیہ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: ”ہم (دنیا میں) میں آخری ہیں اور قیامت کے روز پہلے۔ باوجود اس کے کہ اُن کو کتاب ہم سے پہلے ملی اور ہمیں اُن کے بعد، دن اُن کا بھی یہی (جمعہ) تھا جو اُن پر فرض کیا گیا، تو اُنہوں نے اس کے معاملے میں اختلاف کر لیا، تب اللہ نے ہمیں اس کی راہنمائی کر دی۔ پس لوگ ہمارے پیچھے ہوں گے، یہود کل، تو نصاریٰ پرسوں“

وَفِیْ حَدِیْثِ حُذَیْفَةَؓ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **أَضَلَّ اللّٰهُ عَنِ الْجُمْعَةَ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا فَكَانَ لِلْیَهُوْدِ یَوْمُ السَّبْتِ، وَكَانَ لِلنَّصَارٰی یَوْمُ الأَحَدِ، فَجَاءَ اللّٰهُ بِنَا فَهَدَانَا لِیَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ وَالأَحَدَ، وَكَذٰلِكَ هُمْ تَبَعٌ لَنَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ، نَحْنُ الآخِرُوْنَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْیَا، وَالأَوَّلُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ الْمَقْضِیُّ لَهَمْ ـ وَفِیْ رِوَایَةٍ بَیْنَهُمْ ـ قَبْلَ الْخَلَائِقِ.** (رواہ مسلم)

حدیثِ حذیفہؓ: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ”اللہ تعالیٰ نے ہم سے پہلوں کو روزِ جمعہ

> سے بھٹکا دیا، چنانچہ یہود کا ہفتہ ہوا، نصاریٰ کا اتوار۔ تب اللہ ہمیں لایا اور ہم کو روزِ جمعہ کی ہدایت فرما دی اور (ترتیب) رکھی: جمعہ، ہفتہ، اتوار۔ ایسے ہی وہ قیامت کے روز ہم سے پیچھے ہوں گے۔ دنیا میں ہم آخری ہیں مگر قیامت کے روز ہم مخلوق میں وہ پہلے لوگ ہوں گے جن کے مابین فیصلہ کیا جائے گا"

یہاں؛ آپ دیکھتے ہیں ہفتہ وار تہوار کے معاملہ میں امتوں کا اختصاص بار بار کس وضاحت سے بیان ہوتا ہے۔ (لامِ اختصاص کی تکرار پر ذرا غور کرو)۔ یعنی یہود کا، ہفتہ۔ عیسائیوں کا، اتوار۔ مسلمانوں کا، جمعہ۔ لغت میں: اگر تم کہو: 'یہ کپڑا رہا زید کا، یہ رہا بکر کا، اور یہ رہا عمرو کا'... تو اس سے زید، بکر اور عمرو تینوں میں سے ہر ایک کے لیے الگ الگ ایک کپڑا ہونے کا معنیٰ لازم آئے گا۔ اِسی کو اختصاص کہا جاتا ہے۔

لہٰذا؛ اہل جمعہ کا، اہل سبت یا اہل اتوار کے ساتھ "شامل" ہونا آپ سے آپ باطل ہو جاتا ہے ورنہ اِس حدیث کا کوئی معنیٰ باقی نہ رہے گا۔

تو پھر اگر ہفتہ وار عید[1] کا یہ معاملہ ہے تو سالانہ عید کا یہ معاملہ کیوں نہ ہو گا، بلکہ سالانہ عید کے لیے تو امتوں کا جوش و خروش کہیں بڑھ کر ہوتا ہے۔

(کتاب کے صفحات 450 تا 453)

---

[1] حدیث میں مسلمانوں کی جس ہفتہ وار عید کا ذکر ہوا، اس کی مناسبت سے عالم اسلام میں 'جمعہ' اور 'اتوار' کی کشمکش بھی ملتوں کے تباین distinction میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ اس حوالہ سے دیکھئے کتاب کے آخر میں ہمارا ضمیمہ "ملت اسلام کی ہفتہ وار عید اور نصرانی گلوبلائزیشن"۔